انسانی سمگلنگ اور تارکین وطن کی سمگلنگ:
دونوں میں فرق کو سمجھنا

«انسانی سمگلنگ» اور ‹تارکینِ وطن کی سمگلنگ» دو الگ الگ جرائم ہیں، جنہیں اکثر آپس میں گڈ مڈ کردیا جاتا ہے یا ان کا حوالہ ایک جیسے جرائم کے طور پر دیا جاتا ہے۔ صحیح سرکاری پالیسیاں تیار کرنے اور انہیں نافذ العمل کرنے کے لیے، دونوں کے درمیان فرق کو واضح کرنا بہت ضروری ہے۔ اِن میں ایک کلیدی فرق یہ ہے کہ انسانی سمگلنگ کے متاثرین کو بین الاقوامی قانون کے تحت، جرم کا شکار ہونے والے افراد سمجھا جاتا ہے؛ جبکہ سمگل کیے جانے والے تارکین کو ایسا نہیں سمجھا جاتا — اس لیے کہ وہ سمگلروں کو انہیں ایک ملک سے دوسرے ملک لے جانے کے لیے رقم ادا کرتے ہیں۔ لہذا انسانی سمگلنگ اور تارکینِ وطن کے درمیان فرقوں کے بارے میں بہتر آگاہی کے نتیجے میں متاثرین کے لیے تحفظ کے کاموں کو ممکنہ طور پر بہتر بنایا جا سکتا ہے اور متاثرین کو دوبارہ استحصال کا نشانہ بننے سے بچایا جا سکتا ہے۔

انسانی سمگلنگ

انسانی سمگلنگ ایک ایسا جرم ہے جس کا تعلق طاقت کے استعمال، دھوکہ دہی یا دباؤ کے ذریعے جبری مشقت یا جسم فروشی کے کام کرنے پرمجبور کرنے کے لیے کسی فرد کے استحصال سے ہے۔ یہ معنی اُس بین الاقوامی قانون سے مطابقت رکھتے ہیں، جسے خاص طور پر› سرحدوں کے آر پار منظم جرائم کے خلاف بین الاقوامی قانون کے تسلسل میں افراد، خاص طور پر عورتوں اور بچوں کی سمگلنگ کی روک تھام، انسداد اور سزائیں دینے کے معاہدے (افراد کی سمگلنگ کے پروٹوکول)› میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ پہلا ایسا عالمی معاہدہ ہے جس میں انسانی سمگلنگ کو جرم قرار دیا گیا ہے اور اس پر ۰۷۱ ممالک نے دستخط کر رکھے ہیں۔ اس کے علاوہ جب کسی بچے کو (جس کی تعریف ۸۱ سال سے کم عمر کے فرد کے طور پر کی گئی ہے) جسم فروشی کے کاموں کے لیے ورغلایا جاتا ہے، تو اس بات سے قطع نظر کہ اس مقصد کے لیے جبر، دھوکے یا دباؤ سے کام لیا گیا ہے یا نہیں، یہ ایک جرم ہے۔

گو کہ «انسانی سمگلنگ» کی اصطلاح میں ایک مقام سے دوسرے مقام تک نقل و حرکت کی بات کی جاتی ہے، مگر اس میں نقل و حرکت ضروری نہیں ہوتی۔ یہ ایک ایسا جرم ہے جو کسی ایسے فرد کے خلاف بھی کیا جاسکتا ہے، جو اپنے آبائی علاقے سے کبھی بھی باہر نہ گیا / گئی ہو۔ ایسے افراد کو انسانی سمگلنگ کا شکار سمجھا جاسکتا ہے جنہیں خواہ گھریلو کام کی غلامی، پیدائشی طور پر ہی کیوں نہ ملی ہو؛ انہیں استحصال کے مقام پر منتقل کیا گیا ہو؛ انہوں نے کسی سمگلر کے لیے کام کرنے کے لیے رضامندی کا اظہار کیا ہو یا وہ انسانی سمگلنگ کا شکار بن جانے کے براہِ راست نتیجے میں کسی جرم کے ارتکاب میں شریک ہوئے ہوں۔ انسانی سمگلنگ کے متاثرین میں عورتیں، مرد اور متفرق جنس کے حامل افراد، بالغ اور بچے، شہری اور غیر شہری، سبھی شامل ہو سکتے ہیں۔

مثال : کارکنوں کو بھرتی کرنے والا کوئی شخص، میری نامی خاتون کو سمندر پار کسی ریستوران میں بہت اچھی تنخواہ پر کام دلانے کا جھانسا دیتا ہے، جسے وہ ٹھکرا نہیں سکتی اوروہ شخص کام کرنے کی خاطر اس ملک کا ویزا حاصل کرنے میں بھی میری کی مدد کرتا ہے۔ وہاں پہنچنے پر اس کا نیا «باس» اسے بتاتا ہے کہ ریستوران میں کوئی آسامی خالی نہیں ہے۔ تاہم اسے نوکری تلاش کرنے اور اسے اِس ملک میں لانے کے اخراجات لازماً ادا کرنا ہوں گے۔ وہ اسے جسم فروشی پر مجبور کرتا ہے اور ساتھ ہی میری کو دھمکی دیتا ہے کہ اگر اس نے اس کام کو جاری نہ رکھا تو وہ اس کے خاندان کو بتا دے گا کہ وہ کیا کام کر رہی ہے۔ ان حالات میں میری انسانی سمگلنگ کا شکار ہو چکی ہے: اسے جسم فروشی پر مجبور کرنے کے لیے دھوکے، دباؤ اور جبر سے کام لیا جا رہا ہے۔

© AP Photo/Binsar Bakkara

تارکین وطن کی سمگلنگ

تارکین وطن کی سمگلنگ اس وقت عمل میں آتی ہے جب کوئی شخص غیر قانونی طریقے سے کسی غیر ملک میں داخل ہونے اور بین الاقوامی سرحد کو پار کرنے کے لیے کسی سمگلر کے ساتھ اپنی مرضی سے ایک معاہدہ کرتا ہے۔ اس کی تعریف سرحدوں کے آر پار منظم جرائم کے خلانف اقوام متحدہ کے معاہدے کے تسلسل میں، وجود میں آنے والے خشکی، سمندر اور فضا کے راستے تارکین وطن کی سمگلنگ کے خلاف عالمی معاہدے (تارکین وطن کی سمگلنگ کے پروٹوکول) میں بیان کی گئی ہے۔ تارکین وطن کی سمگلنگ کا تعلق عام طور پر جعل سازی سے دستاویزات حاصل کرنے اور کسی ملک کی سرحد کے پار لے جانے سے ہوتا ہے۔ تاہم بعض ممالک اس میں ٹرانسپورٹیشن اور دوسرے ملک میں اپنی منزل پر پہنچ جانے کے بعد ان افراد کو محفوظ ٹھکانے مہیا کرنےکو بھی شامل کرتے ہیں۔ دوسرے ملک کو بھیجے جانے پر تارکین وطن کی رضامندی اور ان کے اور سمگلروں کے درمیان معاہدہ اس وقت عموماً پورا ہو جاتا ہے جب تارکین وطن اپنی منزل پر پہنچ جاتے ہیں اور اور سمگلروں کو پوری ادائیگی کردی جاتی ہے۔

© AP Photo/Dita Alangkara

مثال : اپنے جنگ زدہ ملک میں بے تحاشا تشدد کا سامانا کرنے والے عامر کو ایک ایسے شخص سے ملوایا گیا جس نے اُسےبتایا کہ وہ 1,000 ڈالر فیس کے عوض اسے کسی دوسرے ملک بھجوا سکتا ہے۔ اس شخص نے عامر کو باور کرایا کہ وہ اسے کشتی کے ذریعے بحفاظت دوسرے ملک پہنچا سکتا ہے۔ عامر نے اسے سفر کے اخراجات ادا کیے۔ نئے ملک میں پہنچنے کے بعد، وہ شخص عامر کو کبھی نہیں ملا۔ اس کام میں کسی جبر، دھوکے یا دباؤ سے کام نہیں لیا گیا اور نہ ہی عامر کو جبری مشقتت یا جسم فروشی کے کاموں پر مجبور کیا گیا۔ عامر کو ایک ملک سے دوسرے ملک سمگل کیا گیا اور وہ انسانوں کی خریدو فروخت کے لیے کی جانے والی سمگلنگ کا شکار نہیں ہوا۔

اس کے باوجود جن لوگوں کو سمگل کیا جاتا ہے انہیں انسانوں کی
خریدوفروخت، ناروا سلوک اور جرائم کے شدید خطرے کا سامنا رہتا ہے، اس لیے کہ وہ غیر قانونی طور پر کسی غیر ملک میں رہ رہے ہوتے ہیں اور اکثر اُن کے ذمے سمگلروں کے بھاری واجب الادا قرض ہوتے ہیں۔ سمگل ہونے والے تارکین وطن بعض اوقات اپنے ملک میں خون ریزی سے بچنے کے لیے فرار ہوتے ہیں، کچھ لوگ محض بہتر زندگی، اقتصدای مواقع، یا بیرون ملک اپنے خاندان میں شامل ہونے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ سمگل کیے جانے والے بعض تارکین وطن افراد کو عبوری مرحلے کے دوران یا دوسرے ملک میں پہنچ جانے کے بعد، جسم فروشی یا محنت کشوں کی خرید وفرخت کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ اس طرح یہ افراد انسانی سمگلنگ کا شکار بن جاتے ہیں۔ تاہم، سمگلنگ کے تمام واقعات میں انسانوں کی خرید و فروخت نہیں ہوتی، اور نہ ہی انسانوں کی خرید و فروخت کے تمام واقعات، تارکین وطن کی سمگلنگ سے شروع ہوتے ہیں۔

یہ معاملہ کیوں اہم ہے؟

انسانی سمگلنگ اور تارکین وطن کی سمگلنگ کی حقیقت، اکثر گڈ مڈ ہو جاتی ہے، اسی وجہ سے خاص طور پر پالیسی سازوں، قانون کا نفاذ کرنے والوں، امیگریشن افسروں، اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے لیے ضروری ہے کہ انہیں دونوں کے درمیان فرق کا بخوبی ادراک ہو۔ جب انسانی سمگلنگ کے متاثرین کو غلط فہمی سے، سمگل کیے جانے والے تارکین وطن سمجھا جاتا ہے تو یہ امکان پیدا ہو جاتا ہے کہ انسانی سمگلنگ سے متاثرہ اصل افراد، وہ تحفظ سہولیات یا قانونی امداد حاصل نہیں کر پائیں گے جن کے وہ مستحق ہیں اور نتیجتاً اُن کا دوبارہ استحصال کا نشانہ بننے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

انہی وجوہات کی بنا پر امیگریشن اور انسانی سمگلنگ کے خلاف ملکی قوانین میں، تارکین وطن کی سمگلنگ اور انسانی سمگلنگ کی تعریف اور دونوں کے لیے الگ الگ سزاؤں کو واضح کیا جانا چاہیے۔ امیگریشن افسروں، قانون کا نفاذ کرنے والوں اور عدلیہ کے اراکین کو انسانی سمگلنگ کے بارے میں تربیت دینا بھی ضروری ہے۔ تارکین وطن کی سمگلنگ سے متعلق کار روائیوں کے دوران، نفاذ قانون کے ذمے دار حکام جب کبھی تارکین وطن کو شناخت کریں تو انسانی سمگلنگ کے آثار کا پتہ چلانے کے لیے تارکین وطن کی جانچ پڑتال ضرور کرنا چاہیے۔

انسانی سمگلنگ کے آثار کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے اقوام متحدہ کے دفتر برائے منشیات اور جرائم کی مرتب کردہ ایک فہرست اس ویب سائیٹ پرملاحظہ کیجیے:-www.unodc.org/pdf/HT_indicators_E_LOWRES.pdf

In collaboration with the Bureau of Public Affairs